خطبہ جمعہ شمار نمبر/43 برائے بتاریخ 15 مارچ 2019ء پیش خدمت ہے۔

آخرت کی تیاری

نحمد ہ ونصلی علیٰ رسوله الکریم۔ اما بعد۔ فاعوذ باللہ من الشیطٰن الر جیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید

فَإِذَا نُفِخَ فِيُ الصُّورِ نَفُخَةٌ وَاحِدَة۔ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالُجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَة۔فَيَوُمَئِذٍ وَقَعَتِ الُوَاقِعَة

وقال اللہ تعالیٰ:

إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ ۔وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ ۔وَإِذَا الُبِحَارُ فُجِّرَتْ ۔وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۔عَلِمَتْ نَفُسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ

۔صدق اللہ العظیم

ساری تعریف حمد وستائش، بزرگی و برتری اللہ واحد القہار کے لئے زیبا ہے۔ ہزاروں درود وسلام ہوں اللہ کے برگزیدہ بندوں پر، خاص طور پر خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

برادران اسلام! دنیا کی زندگی آزمائش کا ایک وقفہ ہے اور عمل کی ایک مہلت ہے۔انسان کی اصل زندگی تو موت کے بعد شروع ہوگی۔مرنے کے بعد سارے انسان خدا کے حضور پیش ہوں گے۔اپنے اعمال کا حساب دیں گے اور ہر ایک اپنے عمل کے مطابق جنت کی لازوال نعمتیں پائے گا یا جہنم کی ہولناک سزا اس کا مقدر بنے گی، اس عقیدہ کا منکر درحقیقت خدا کا منکر ہے۔اس کو نہ ماننے کا مطلب اللہ کو عادل وحکیم تسلیم نہ کرنا ہے۔اور انکار آخرت کے بعد رسول وشریعت کو ماننے کا کوئی مفہوم ہی نہیں رہ جاتا۔اسی لئے قرآن مجید نے اس عقیدہ کو انتہائی اہمیت کے ساتھ بیان کیا ہے اور اسے ذہن نشین کرنے پر اتنا زور دیا ہے کہ قرآن کا کوئی صفحہ ایسا نہیں ہے جس میں آخرت کا ذکر نہ ہو۔قرآن نے جہاں آخرت کی حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے عقلی دلائل دیئے ہیں وہیں عالم نزع کی کیفیت، قیامت کے مناظر، میدان حشر کا نقشہ، دوزخ کی ہولنا کیوں اور جنت کی نعمتوں کا تذکرہ نہایت موثر انداز میں کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا اپنے مومن بندوں کے لئے حکم ہے۔**يَـا أَيُّهَـا الَّـذِيُنَ آمَـنُـوا اتَّـقُـوا اللَّـهَ وَلُـتَـنـظُـرُ نَـفُـسٌ مَّـا قَدَّمَتُ لِغَد** اے لوگو! جو ایمان لائے، اللہ سے ڈرو اور تم میں سے ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لئے کیا تیاری کی ہے۔یعنی ہر مسلمان کے ذہن پر یہ چیز حاوی رہنی چاہئے کہ وہ آخرت کے لئے کیا توشہ تیار کر رہا ہے۔

برادران اسلام! آخرت کا عقیدہ اور آخرت کی فکر ہی وہ چیز ہے جو انسان کو دنیا میں برائیوں اور گمراہیوں سے بچا کر سیدھے راستہ پر قائم رکھتی ہے۔جس انسان کو اپنی آخرت کی فکر ہوگی وہ اپنے اعمال کے تعلق سے فکر مند رہے گا اور لایعنی چیزوں اور گناہوں سے بچا رہے گا۔یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں اور نبی کریم ﷺ کی حدیثوں میں آخرت کا ذکر ہمیں بہت ہی نمایاں طور پر ملتا ہے۔ابتداء میں آپ کے سامنے میں نے سورہ حاقہ اور سورہ الانفطار کی چند آیتیں تلاوت کی ہیں۔سورہ الحاقہ آیت 13 تا 15 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **فَإِذَا نُـفِـخَ فِـيُ الـصُّـورِ نَـفُـخَـةٌ وَاحِـدَة۔ وَحُـمِـلَـتِ الُأَرُضُ وَالُـجِـبَـالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَة۔فَيَوُمَئِذٍ وَقَعَتِ الُوَاقِعَة** ”پس جب یکبارگی صور پھونک دیا جائے گا اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایک ہی چوٹ میں توڑ پھوڑ دیئے جائیں گے تو اس دن وہ عظیم واقعہ پیش آجائے گا“۔

ذرا سوچیئے کہ جب زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایک ہی چوٹ میں توڑ پھوڑ دیئے جائیں گے تو زمین پر بسنے والے انسانوں اور دیگر مخلوقات کا کیا حال ہوگا۔ حدیث میں صور پھونکنے کے تین مواقع بتائے گئے ہیں۔۱) نفخ فزع ۲) نفخ صعق اور ۳) نفخ قیام لرب العالمین۔ جب پہلا صور پھونکا جائے گا تو دنیا میں عام پریشانی اور ابتری پھیل جائے گی اور جب دوسرا صور پھونکا جائے گا تو تمام لوگ مر کر گر جائیں گے اور پوری کائنات درہم برہم ہوجائے گی۔ پھر جب تیسرا صور پھونکا جائے گا تو یکا یک تمام انسان اٹھ کھڑے ہوں گے اور اپنے پروردگار کے حضور پیش ہوں گے۔ سورہ انفطار میں اللہ تعالی فرماتا ہے۔

إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ ۔ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ ۔ وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۔ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۔ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ۔

"جب آسمان پھٹ جائے گا' جب تارے جھڑ پڑیں گے' جب سمندر ابل پڑیں گے اور جب قبریں اکھڑ پڑیں گی۔ اس وقت ہر شخص جان لے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا ہے اور پیچھے کیا چھوڑ کر آیا ہے"۔

سورہ حج آیت 201 میں فرمایا گیا کہ لوگو! اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرو۔ بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی (ہولناک) چیز ہے۔ جس روز تم اسے دیکھو گے، حال یہ ہوگا کہ ہر دودھ پلانے والی ماں اپنے دودھ پیتے بچے کو بھلا دے گی' ہر حاملہ (ڈر کے مارے) اپنا حمل گرا دے گی۔ اور لوگوں کو دیکھو گے کہ مدہوش ہیں' حالانکہ وہ نشے میں نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب ہی کچھ ایسا سخت ہے۔ برادران اسلام! رب ذوالجلال نے قیامت کے مناظر کا جو نقشہ قرآن میں کھینچا گیا ہے وہ یقیناً لرزا دینے والا ہے۔ اس روز اللہ رب العزت پورے جلال میں ہوگا۔ وہ بچوں کو بھوڑا کر دینے والا دن ہوگا۔ دنیا میں جو لوگ بڑے بنے پھرتے تھے وہ انتہائی بے کسی کے عالم میں ہوں گے۔ سارے مجرم اور ظالم' سروں کو جھکائے اللہ واحد القہار کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ اس دن حکمرانی صرف اللہ کی ہوگی' حکم صرف اللہ کا چلے گا۔ پھر جب اللہ تعالی بندوں کے اعمال کے مطابق ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے گا اور نامہ اعمال سیدھے یا بائیں ہاتھ میں دے کر فرمائے گا

اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا "پڑھ اپنی کتاب زندگی' آج اپنے نامہ اعمال کا جائزہ لینے کے لئے تو خود کافی ہے"۔ پھر انسان اپنا نامہ اعمال دیکھ کر چیخ اٹھے گا کہ ہائے! یہ کیسا میرا نامہ اعمال ہے جس میں نہ کوئی چھوٹی چیز چھوٹی اور نہ ہی بڑی چیز چھوٹی۔ سورہ زلزال میں اللہ فرماتا ہے: **فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَرَهُ ۔ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرّاً يَرَهُ** ۔ "تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا"۔

برادران اسلام! ہم سب آخرت کے مسافر ہیں۔ اور اپنی منزل کی طرف ہمارے قدم مسلسل بڑھ رہے ہیں۔ ہر لمحہ ہم دنیائے فانی سے دور اور آخرت سے قریب ہو رہے ہیں۔ سوچیئے کہ ہم اس دن کے لئے کیا تیاری کر رہے ہیں جس کا سامنا ہمیں تن تنہا کرنا ہے اور وہاں کوئی عزیز بھی کام آنے والا نہیں ہے۔

اللہ تعالی نے جو کچھ مہلت عمل مقرر کی ہے وہ گھٹتی جا رہی ہے۔ دوسری طرف ہماری بے حسی اور غفلتوں کا یہ حال ہے کہ ہم دنیا کو سمیٹنے میں ہی مگن ہے۔ آج کوئی برائی ایسی نہیں ہے جس میں مسلم سماج مبتلا نہ ہو۔ ہمیں اپنے بچوں کو اسلامی فکر دینے اور ان کی صحیح تعلیم و تربیت کی کوئی فکر نہیں ہے۔ ہمارے نوجوان فضول و لایعنی کاموں میں اپنی توانائیاں صرف کر رہے ہیں۔ ہمارا گھر، ہمارا محلّہ اور ہمارا معاشرہ اسلامی شریعت سے دور ہے۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ نے انتہائی محنت و مشقت سے جو دین ہم تک پہنچایا تھا، اب ہم نے اس کی فکر کرنی چھوڑ دی اور غیروں کے طریقوں کو اپنا رہے ہیں۔ غرض امّت کی اکثریت کا یہی حال ہے۔ ہماری اس غفلت کی وجہ یہی ہے کہ ہم آخرت کی فکر سے غافل ہوگئے اور اپنے رب کریم کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اللہ واحد القہار کا خوف ہمارے دلوں سے جاتا رہا ہے۔

سامعین کرام! اگر یہی ہماری کیفیت رہے گی تو ہمیں تباہی سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ ذرا غور کیجئے کہ ہم نے اپنے کتنے عزیزوں اور جان پہچان والوں کے جنازے نہیں اٹھائے۔ جب کسی پر موت طاری ہوتی ہے تو اس میں میت کے رشتہ داروں اور آس پڑوس کے لوگوں کے لئے ایک عبرت اور سبق ہوتا ہے۔ وہ سبق یہ ہے کہ جس طرح مرنے والے کی مہلت عمل ختم ہوگئی، اسی طرح ہماری مہلت عمل بھی ختم ہونے والی ہے اور جسم سے روح کا رشتہ ختم کردینے والا یہ لمحہ کسی بھی وقت آسکتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ سے پوچھا موت کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ ایک صحابی نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ میں صبح اٹھتا ہوں تو یقین نہیں ہوتا کہ رات آئے گی یا نہیں آئے گی۔ دوسرے صحابی نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ میں چار رکعت کی نیت باندھتا ہوں لیکن مجھے یقین نہیں ہوتا کہ چاروں رکعتیں مکمل ہوں گی یا نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا میرا تو یہ حال ہے کہ جب میں نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں اور ایک طرف سلام پھیروں تو مجھے یقین نہیں ہوتا کہ میں دوسری طرف بھی سلام پھیر سکوں گا یا نہیں۔ یہ تو موت کے تعلق سے صحابہ اور رسول ﷺ کی کیفیت تھی لیکن آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم ایسے جیتے ہیں جیسے ہمیں کبھی موت آنی ہی نہیں ہے۔ مال، جائیداد، عمارتیں، تجارتیں، بیوی بچے، عزیز و اقارب سب یہیں رہ جائیں گے۔ اور قبر میں صرف اعمال ساتھ ہوں گے۔

ایک مرتبہ چند نوجوان صحابہ کرامؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ! **مَن اَكْيَسُ النَّاسُ وَ اَحْزَمُ النَّاس** ۔ انسانوں میں سب سے زیادہ عقلمند اور سمجھدار کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا! **اَكْثَرُهُمْ اسْتِعْدَادُ لِلموتِ** ''اور جو موت کی سب سے زیادہ تیاری کرنے والا ہو'' **اولٰئِكَ الاَكْيَاس** ''یہ ہیں عقلمند لوگ'' **ذهبوا بِشَرفِ الدّنيا و لَرَامَةِ الآخِرَة** ۔ ''یہ لوگ دنیا کی شرافت اور آخرت کی بزرگی لے گئے''۔ مشکواۃ شریف میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: **اكثَروا ذِكْرَهَا ذِم اللذّات** ''لذتوں کو ملیا میٹ کردینے والی موت کو کثرت سے یاد کرو''۔ صحابہ کرام نے پوچھا، اے اللہ کے نبی ﷺ **وَمَاهَاذِم اللذّات** ۔ لذتوں کو ملیا میٹ کردینے والی چیز کیا ہے؟ قالَ الموت، آپ ﷺ نے فرمایا: لذات کو ختم کردینے والی چیز موت ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز، جنہیں عمر ثانی بھی کہا جاتا ہے اس لئے کہ آپ نے اپنے طرز خلافت سے عمرؓ کی یاد تازہ کردی تھی، ایک مرتبہ آپ اپنے ایک عزیز کے جنازہ کے ساتھ قبرستان گئے اور وہاں پہنچ کر آپ الگ تھلگ ایک جگہ پر جاکر بیٹھ گئے پھر گہری سوچ میں ڈوب گئے۔ ساتھیوں میں سے کسی نے پوچھا، اے امیر المومنین! آپ تو اس جنازہ کے ولی ہیں اور آپ ہی الگ تھلگ بیٹھ گئے۔ فرمایا! ہاں مجھے ایک قبر نے آواز دے کر کہا، اے عمر بن عبدالعزیز! تو مجھ سے یہ کیوں نہیں پوچھتا کہ میں اپنے پاس آنے والوں کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں؟ میں نے کہا، ضرور بتا۔ اس نے کہا جب بندے میرے اندر آتے ہیں تو میں ان کے کفن پھاڑ دیتی ہوں۔ میں ان کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کردیتی ہوں، سارا خون چوس لیتی ہوں، گوشت کھا لیتی ہوں، کندھوں کو بازوؤں سے جدا، سرینوں کو رانوں سے جدا، رانوں کو گھٹنوں سے جدا، گھٹنوں کو پنڈلیوں سے جدا اور پنڈلیوں کو پاؤں سے جدا کردیتی ہوں۔ یہ فرما کر حضرت عمر بن عبدالعزیز بلک بلک کر رونے لگے پھر خود کو سنبھال کر فرمانے لگے کہ دنیا کا قیام بہت مختصر ہے اور اس کا فریب بہت زیادہ ہے۔ اس میں جو عزیز ہے وہ آخرت میں فقیر ہے، اس کا جوان بہت جلد بوڑھا ہوجائے گا۔

عزیزان گرامی! آج ہمارا عمل بہت تھوڑا ہے لیکن بے فکری اور آخرت سے غفلت بہت زیادہ ہے۔ جب کہ صحابہ و تابعین اور اولیاء کرام کا معاملہ یہ تھا کہ ان کا عمل بھی بہت زیادہ تھا اور آخرت کی فکر اور تڑپ بھی زیادہ تھی۔ ذرا سوچئے آج ہماری اس بے فکری کی وجہ کیا ہے؟ جب ہم اپنے کسی عزیز کے جنازہ میں شریک رہتے ہیں تو تھوڑی دیر کے لئے غمگین ہوجاتے ہیں اور اس کا اثر کچھ دیر بعد ختم ہوجاتا ہے، پھر ہم کاروبار دنیا میں اس طرح مگن ہوجاتے ہیں جیسے ہمیں موت آنی ہی نہیں ہے۔ صحابہ کی سیرتوں کو اگر آپ پڑھیں گے تو خود پر شرم محسوس کریں گے کہ وہ کیسے مسلمان تھے اور ہم کیسے مسلمان ہیں؟۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ جنھوں نے اپنے دور خلافت میں ساڑھے دس سال تک اللہ کی زمین پر اللہ کی حکومت کے نظام کو قائم رکھا، آپ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ اکثر آخرت کو یاد کر کے اشکبار ہو جاتے، ایک مرتبہ زمیں سے ایک تنکہ کو اٹھا کر کہنے لگے، کاش کہ عمر بھی اسی طرح ایک ذرہ خاک ہوتا جو پاؤں سے روند ڈالا جاتا، کاش کہ عمر کو اس کی ماں نے جنم نہ دیا ہوتا!۔ساتھیوں میں سے کسی نے حضرت عمر سے کہا، آپ اس قدر دل گرفتہ کیوں ہوتے ہیں؟ آپ کو تو اللہ کے رسول ﷺ نے زندگی میں ہی جنت کی بشارت دے دی تھی، تو اس پر حضرت عمر کہتے ہیں کہ کاش! عمر کو اسی وقت موت آ گئی ہوتی۔حضرت عمرؓ کی زندگی کی اس جھلک میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ دینی خدمات کے شاندار ریکارڈ کے باوجود آپ خوف آخرت سے کس قدر لرزاں وترساں رہتے تھے۔آج حضرت عمرؓ کی سیرت کے اس آئینہ میں ہمیں اپنے حقیر اعمال پر اپنے اطمیان، اپنی بے فکریوں اور غفلتوں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

برادران اسلام! رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی سیرتوں کے مطالعہ سے یہ بات ابھر کر سامنے آتی ہے کہ فکر آخرت کا ایک بڑا انتہائی گہرا رشتہ، اسلامی انقلاب سے ہے، یہ انقلاب ہمیں اپنی ذات میں لانا ہے، یہ انقلاب ہمیں اپنے گھر میں لانا ہے۔یہ انقلاب ہمیں اپنے محلّہ میں لانا ہے، یہ انقلاب ہمیں اپنے سماج میں اور وسیع تر انسانی معاشرہ میں لانا ہے۔بھائیو! اس فکر کے ساتھ جدوجہد کے بغیر آخرت کی تیاری ادھوری ہی رہ جائے گی۔ اس لئے آپ کے لئے دعوت یہی ہے کہ جاگ جایئے، اس سے پہلے کہ آنکھیں بند ہو جائیں، عمل کیجئے، اس سے پہلے کہ مہلت عمل ختم ہو جائے۔ سرگرمی دکھایئے اس سے پہلے کہ ہماری قوت عمل جواب دے جائے۔بہت سا کام ہمارے سامنے پڑا ہوا ہے جو ہم سے تیزی سے حرکت میں آنے کا مطالبہ کر رہا ہے۔یاد رکھیے! اگر آپ، اب بھی نہ جاگے تو بہت دیر ہو جائے گی۔

خدا تجھے کسی طوفان سے آشنا کردے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

دعا کیجئے کہ اللہ تعالی ہمیں آخرت کی فکر اور تیاری کرنے والا بنائے۔آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔